Registered. L. No 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳۵ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے | ۲۷ اگست | سنہ ۱۹۰۹ء | جلد ۳۷

سی ایل ایس سوسائٹی کی اُردو کتابیں

رسالجات دلچسپ

ذنوب محمدیہ	۳ پائی
اے آدم تو کہاں ہے	"
ایک مجرم سپاہی	"
مسیحی دین کی صداقت	"
بندرگاہ میں داخل ہونا	"
معجزہ	"
تم مسیح کی نسبت کیا خیال کرتے ہو	"
ارے اے سب لوگو	"
سچی اور جھوٹی خیرات	"
صفائی کی ضرورت	"
تاریخ پیگ	"
ہدایت المتربین	"

جوانوں کیلئے قصوں کی کتابیں

عزت ہمیشال	رام پال سنگھ	ہیرا کا قصہ
شریف بیبیاں	جاپان کے حالات	چندر لیلا
لارڈ کلایو ہند میں	تاریخ یونان	رابنس کروسو
تاریخ مصر	مرقع روس	نور العظیم

یہہ سب کتابیں پانچ روپیہ ارسال کرنے پر دستیاب ہو سکتی ہیں

نئی کتابیں

خاندانی فرائض	۴ر
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح اخلاق	۴ر
اصلاح زراعت	ار ۶ پائی
اصلاح حفظان صحت	ار
صنعت و دستکاری کی ترقی	۲ر
افلاس ہند کا علاج	ار
اکفارہ	۶ پائی
ویدک تصنیفات	ار ۶ پائی
اسلام میں مسیح	ار ۶ پائی
آواگون یا ابدی زندگی	۲ر
سیر ہند باتصویر	عصر
شریف بیبیاں	سہ ۱۰ر ۹

ہدایت تیمارداران

کیا کوئی بیماروں کی خدمت اور خبر گیری سیکھنا چاہتا ہے؟ شاید یہ بیمار آپ کے گھر کے شریک ہونگے اس کتاب میں اس کی پوری خبر مل سکتی ہے قیمت ایک روپیہ عصر

یہ تمام کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۲۷ - اگست ۱۹۰۹ء

ہندوستان کی کثرت مذہبی

اگر کوئی شخص غیر ملک کا اوّل مرتبہ ہندوستان میں آوے یا اس ملک کی تواریخ کا غور سے مطالعہ کرے تو وہ ضرور پولوس رسول کے ساتھ کہنے میں متفق ہوگا - کیونکہ جیسا اُس نے اتھینس کا حال دیکھا - ویسا ہی حال اس ملک کا ہے - جس کی نسبت پولوس نے کہا تھا "اے اتھینس کے رہنے والو میں جانتا ہوں کہ تم بڑے دیوتوں کے پوجنے والے ہو یا دین ماننے والے ہو - یعنے اتھینس میں مذاہب کا کال نہیں تھا - کیونکہ وہاں مذاہب کی افراط تھی - کمیابی کی جگہ یہاں کثرت مذاہب کا معاملہ تھا - ایسا ہی حال ملک ہندوستان کا ہے - یہ ایسا ملک ہے کہ جس میں بہت سے مذاہب ہیں - ان کی ترتیب بڑی ہے اور ان کی اقسام بھی مختلف ہیں - ہندو اور اُن کے مختلف مت اور محمدی اور اُن کے مختلف فرقے مجموعی شمار رکھتے ہیں - غرضکہ ہندوستان میں کثرت سے مذاہب پائے جاتے ہیں - بلکہ ہندوستان مذاہب سے بھرا ہوا ہے - جس طرح سے اُس کے جنگل بانسوں اور لکڑیوں سے بھرے ہوئے ہیں -

دین عیسوی کے پھیلنے میں یہی سبب بڑی روک کا باعث ہو - جبکہ اس ملک میں اتنے مذاہب موجود ہیں تو دین عیسوی کو یہاں پھیلانے کا کیا موقعہ ہے ؟ یہ بات ٹھیک ایسی ہے - جیسا کہ نیو کیسل میں کوئلے لے جانا ہے" پھر یہ کیا معنے رکھتا ہے - کہ مشنریوں کو ملک ہندوستان میں بھیجنا کہ وہ دین عیسوی کی اشاعت کریں ؟ کیا یہ بات ایسی نہیں ہے کہ جس بات کی افراط کے باعث سے اس کی وقت ہو رہی ہے - اس کو ہی پھیلانا نہیں ہے ؟

لیکن صفائی کیساتھ معلوم ہوتا ہے کہ پولوس کے لئے اتھینس میں یہی منطق کا سوال نہیں تھا - وہ اس حال کو دیکھتے ہوئے کہ مذہب کی کثرت وہاں موجود ہے - تو بھی وہ جانتا تھا کہ انجیل کی خوشخبری ایسی حالت میں اُن کے لئے ضرور ہے - بلکہ اُن کے حسب حال ہے اس کے خیال میں ان کے مذاہب کی کثرت اور اس پر اُن کو دوسرا مذہب دینے کا سوال ہی ان کو مسیح کی بشارت دینے کا اچھا موقعہ دیتا تھا - اس نے اسی کو ایک بنیاد بنایا - اور کہا کہ جس خدا کو تم بے معلوم کئے پوجتے ہو - اُسی کی منادی کی ضرورت تم کو ہے - اور میں تمہیں اس کی بابت سنانے آیا ہوں - اور ایسی ہی منطقی دلیل ہندوستان کی حالت پر صادق ٹھہرتی ہے - ملک ہندوستان جس میں کثرت مذاہب موجود ہے اس میں دین عیسوی کو اشاعت دینا بے موقعہ نہیں ہے - بلکہ یہی وقت اور محل ہے کہ ایسی حالت میں اس کو مشنری خدمت کی جگہ بنایا جاوے - یہی دلیل یہاں مذاہب کے بھرے ہوئے ملک میں مسیحیت کے پھیلانے کی نکلتی ہے -

اور دین عیسوی کی اشاعت - جو مشنوں کے ذریعہ سے اب ہو رہی ہے - اسی امید پر شروع ہوئی ہے اور اب تک قایم ہے - اس پر پادری ای - ایچ - ایم والر صاحب زور دیتے ہیں - اور چرچ مشنری ریویو میں صاحب موصوف نے بہت عمدہ پر زور آرٹیکل اس کے بارے میں شایع کروایا ہے - جہاں وہ کہتے ہیں کہ ہندوستان میں مسیحی مذہب کی اشاعت کی ضرورت مذاہب کی کمی کی وجہ نہیں ہے - بلکہ مذاہب کی افراط میں ہندو اور محمدی مذاہب کے اختلاف کے جھگڑے اور خرابیاں اس کی ضرورت دکھلاتے ہیں - یہ دو خاص مذاہب ہیں جو کثرت سے اس ملک میں پھیلے ہوئے ہیں اور اُن کیساتھ اور بے شمار فرقے لگے ہوئے ہیں جن میں کسی قدر کم و بیش اختلاف ہے - جس بیان کی بنیاد قایم ہو گئی تھی

مندرجہ بالا دو مذاہب اس ملک میں کثرت سے جاری ہیں - ہر ایک میں علیحدہ علیحدہ اصول ہیں جو ایک دوسرے کے بالکل برخلاف ہیں - ہندو مذہب خدا کی ذات کے اندرونی راز کو یہاں تک ناممکن اور ناقابل پہونچ قیاس تک بڑھا لے جاتا ہے - کہ روح پیچ در پیچ الجھاؤ میں جا پڑتا ہے - جب تک وہ اس کو مخلوقات میں مخلوط کر دیتا ہے جس سے اصل اور نقل کا پہچاننا اور غلط اور صحیح کو معلوم کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور زندگی کا مدعا ہی بھول جاتا ہے - اور محمدی صاحبان خدا کی فضیلت کے خیال کو غلط فہمی کا استعمال کرتے ہوئے ایسی دور تک پہونچا دیتے ہیں کہ وہ خدا کا تعلق اس کی مخلوقات کیساتھ کم مانتے ہیں - دعا و عبادت کرنا گویا ایک بڑے ظالم و جبار خدا کا فرض ادا کرنا ہے - اور کسی انسانی ضرورت کے لئے نہیں یہ سمجھنے کی ضرورت بتاتے ہیں مندرجہ بالا باتیں عقاید اور اصول نہیں ہیں - بلکہ ان ہر دو مذاہب کے نتیجہ میں ان کی تاثیریں زندگی پر پڑتی ہیں نہ کہ صرف قومی - بلکہ اخلاقی زندگی پر بھی -

---

چین اور جاپان کے درمیان ایک جھگڑا شروع ہو گیا ہے جس کا نتیجہ اندیشناک معلوم ہوتا ہے - جب روس اور جاپان کی لڑائی ختم ہوئی - اُس عہد و پیمان میں جو طرفین کے درمیان کیا گیا تھا یہ بات اس میں مصرح ہوئی تھی - کہ جاپان اس ریل کی سڑک پر جو منچوریا میں بنائی گئی تھی - اختیار رکھیگا - چین اس بات سے خوش نہ ہوا - لیکن امر لاچاری میں کیا کر سکے ؟ کچھ عرصہ ہوا کہ چین نے ایک اور ریل کی سڑک

بنانے کی تیاری کی جو تجویز یا ریل کے لئے نقصان کا باعث ہوتا۔ اس پر جاپانیوں نے مخالفت کی اور اُس کے بنانے کی ممانعت کی۔ اب جاپان اینٹنگ منچوریا ریل بنانا چاہتا ہے تاکہ اس ریل کا انتظام جو کوریا سے مُدان کے بیچ ہوا پورا کیا جاوے۔ لیکن چین اس کام کو روکنا چاہتا ہے جاپانی مت سے صبر کرکے مشورتی کارروائی سے چینی اجازت لینے کی تجویز کرتے رہے ناامید ہوکر آخرکار اپنے مزدور لگاکر ریل بنانا شروع کیا ہے۔ معلوم نہیں کہ چین کیا کریگا۔ مگر اُمید نہیں کہ وہ چپکا رہے۔

اگر ان دونوں قوموں کے درمیان لڑائی ہو تو دونوں کے لئے نقصان ہوگا۔ جاپان قرضدار ہے اور اپنی قومی ترقی کے لئے جنگی جہاز اور دیگر تجارتی سامان کے واسطے اور بہت کچھ خرچ کرنا چاہتا ہے۔ لڑائی سے ان تمام کاموں میں روکاوٹ ہوگی چین بھی ترقی پذیر ہو رہا ہے اور اُمید ہے کہ وہ جاپان کی طرح بیسویں صدی کی حکمت اور اسباب کو کام میں لاکے اپنی ملکی حالت میں بڑی تبدیلی کرے گا۔

جوان چینی۔ مثل جوان ترک کے کچھ اختیار رکھنے لگا ہے۔ ریل کی سڑک۔ تاربرقی۔ الیکٹرک روشنی۔ ٹیلیفون وغیرہ وغیرہ استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ لڑائی کرنے سے اس کام میں بڑا خلل ہو جائیگا۔ دانا آدمی اصلاح کے لئے محنت کر رہے ہیں دیکھئے کیا ہوگا۔ ای۔ ایم ڈبلیو

ہمعصر خالصہ ایڈوکیٹ مطبوعہ ۲۱ اگست ۱۹۰۹ء میں A chapter from the early History of Sikhism (سکھوں کی قدیم تاریخ میں سے ایک باب) کے عنوان سے ایک مضمون شایع کیا ہے۔ جس میں ایڈیٹر صاحب نے دین عیسوی کے طرز و طریق پر سکھ مذہب کی بعض حالات کو عجیب طرح سے رنگا ہے۔ مثلاً دس گوروں کا ذکر کرتے ہوئے اول گورو نانک کے حال میں تحریر فرماتے ہیں کہ "پہلے سکھوں کے گوروں کا سلسلہ نسلی وراثت کی رو سے نہیں تھا بلکہ اس کی ہدایت خدا کی پاک روح سے ہوئی تھی" پھر لکھا ہے کہ "نانک صاحب کی وفات کے بعد سکھ بہت اداس ہو گئے۔ اور گہری تاریکی میں پڑ گئے لیکن جلد ہی روح فوراً اُن پر اُتری اور وہ کہنے لگے کہ ہمارا گورو مرا نہیں ہے لیکن پھر از سرِ نو روح اور طاقت میں ظاہر ہوا ہے" پھر کئی جگہ لفظ "چرچ" کلیسا استعمال کیا ہے اور پھر لکھا ہے کہ "وہ (مراد گورو ارجن سے ہے) سکھوں کا سینٹ جان تھا" تواریخ کے لحاظ سے یہ مضمون اچھا ہے جس سے دس گوروں کا حال مختصر معلوم ہوتا ہے۔

ہمعصر اہل فقہ امرتسر مطبوعہ ۲۷ جولائی ۱۹۰۹ء میں "یسوع ناصری" کے عنوان سے کئی کالموں میں بحث کرتا ہے اور خواہاں ہے کہ کوئی عیسائی اِن کو پتہ دے کہ یہ پیشینگوئی کہاں ہے۔ اور وعدہ کرتا ہے کہ فی حوالہ پانچ روپیہ بھی انعام دیگا۔ اور آخر کار ایڈیٹر نورافشاں اور ایڈیٹر رسالہ تجلی کو بھی مخاطب کرتا ہے۔ اس لئے ہم نے مناسب سمجھا کہ ہمعصر کو اس کا جواب دیا جاوے۔

ہمعصر کا قول کہ یسوع ناصری کہلانے کا جہاں انجیل میں درج ہے وہ غلط ہے۔ بائبل میں کہیں یہ پیشینگوئی پائی نہیں جاتی۔ ہم ہمعصر کو پتہ بتلاتے ہیں کہ یہ پیشینگوئی یسعیاہ کے ۵۳ باب کی ۱۲ آیت میں درج ہے۔ "وہ بدوں میں شمار کیا گیا"۔ اور اُس کی تکمیل کا اظہار یوحنا کی انجیل کے ۱ باب کی ۴۶ آیت سے صریح مدلل ہے۔ "کیا ناصرۃ سے کوئی اچھی چیز نکل سکتی ہے"۔ تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے زمانے میں نہیں بلکہ مسیح سے برسوں پہلے اور بعد بھی شہر ناصرہ بدی کا نچوڑ تھا۔ اور لفظ ناصرہ بدی کے لحاظ سے ایسا ضرب المثل ہو گیا تھا۔ کہ اس کا استعمال عام بول چال میں اس طور پر کیا جاتا تھا کہ گویا وہ بدی کا ایک ہم معنے لفظ ہے۔ پس مسیح کا ناصری کہلانا فی الحقیقت بدوں میں شمار کئے جانے کے معنے رکھتا ہے۔ کلام کی باتوں کو سمجھنے کے لئے اول بات نہایت ضروری یہ ہے کہ لفظوں ہی کے پیچھے نہ پڑ جائے بلکہ اصل مطلب اور معنے کی طرف خیال رکھے کیونکہ کلام اللہ میں صاف لکھا ہے "میں تمثیلوں میں کلام کرونگا" اور اُن کا سمجھنا معنے رکھتا ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ مسیح کیوں ناصری کہلایا؟ مسیح کا ناصری کہلانا ہمارا عیوضی بننا ہے یہ وہ امر ہے کہ جس پر مسیحی مذہب کی جڑ و بنیاد قایم ہے۔ دیکھو یسعیاہ ۵۳ باب یسوع مسیح نے چونکہ وہ ہمارا عیوضی بنا ضرور تھا کہ گنہگاروں کی پوری پوری ذلت کو اُٹھاوے تاکہ پورا بدلہ اور کامل کفارہ ہو

ریویوز

حیات پولوس۔ اس نام کی ایک کتاب سٹاکر صاحب کی انگریزی کتاب Life of St: Paul کا ترجمہ ہے جو حال میں پادری بے علی بخش صاحب پروفیسر سینٹ جانسن ڈوونٹی کالج لاہور نے ترجمہ کیا ہے اور سوسائٹی نے اسکو شایع کیا ہے۔ یہ اُس شخص کی سوانحعمری ہے کہ جس نے خداوند یسوع کی خدمت میں سب سے زیادہ حصہ لیا جس کے حال کو جاننا ہر ایک مسیحی کو از حد ضروری ہے۔ اگرچہ زبان انگریزی میں کئی ایک بڑی اور عمدہ کتابیں پولس کی زندگی کے عجیب و غریب حالات کی بابت موجود ہیں۔ مگر اُردو میں یہ کتاب اس قسم کی پہلی ہے جس کی ضرورت تھی۔ اس کتاب کے دس باب ہیں اور ہر ایک باب میں علیحدہ علیحدہ مضمونوں کے ساتھ عمدہ نصیحت ہو۔ سٹاکر صاحب بڑے مصنف ہیں ترجمہ بھی عام فہم اور با محاورہ اور عمدہ ہے۔ چاہیئے کہ خاصکر مسیحی نوجوان اور مناد اس کتاب کو ضرور منگوا کر پڑھیں اس کا حجم ۱۱۲ صفحے کا ہے اور قیمت صرف ۴ ہے

تاریخ مذہب۔ یہ کتاب کئی انگریزی کتابوں کا خلاصہ ہے جو پنجاب رلیجس بک سوسائٹی کی طرف سے ترجمہ کرکے شایع ہوا ہے۔ پہلے ایک



ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ - مسیحی واعظین کے اس اصرار کی وجہ معلوم کرنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ یہ ان کا اپنی غلطی پر ہٹ کرنا ان کے اغراض میں داخل ہے۔ کیونکہ ان کے الزامات انصاف پر مبنی نہیں ہوتے۔

اقول - ہر ایک اپنے مخالف کے حق میں ایسا کہنے کا مجاز رکھتا ہے۔ ہر ایک کا اپنے مذہب پر ہٹ کرنا اس کے اغراض میں داخل ہے۔ صرف مسیحیوں سے اس کی کیا خصوصیت ہے۔ حق پر ہٹ کرنا جائز ہے۔ پر ناحق بات پر ہٹ کرنا بیجا ہٹ ہے۔

قولہ - جس چیز اور جس بات کو وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اُن کے کام میں مدد دے گی۔ اس کو بغیر سوچے۔ اور سمجھے۔ اور بغیر کسی تنقید کے لے لیتے ہیں۔

اقول - ایسا کہنا بھی انصاف نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عین عقلمندی ہو۔ کہ جو چیز جس کے فایدہ کی ہو۔ وہ اس کو کیوں نہ لے۔ اور باقی رہی سوچ اور سمجھ اور تنقید یہ سب کی اپنی اپنی ہے۔ آپ ہر ایک بات کو اپنی طرف جھکائیں گے۔ اور دوسرا دوسری طرف یہ تو فایدے کی بات ہے۔ یہ کوئی اعتراض کی بات نہیں ہو۔ اصل بات انصاف کو مدنظر رکھنا ہے۔

قولہ - ان کا اصلی کام عیسائیت پر وعظ کرنا ہے۔

اقول - اس میں کیا شک ہے۔ وہ اور کس کا وعظ کریں؟ جو سچائی اُن کے پاس ہے وہ اس کی اشاعت کرتے ہیں۔ ہر ایک کا پیشہ مسلمان قرآن کا وعظ کریں گے۔ اور آریہ وید کا۔ اور سکھ گرنتھ صاحب کا اور عیسائی دین عیسوی کی اشاعت کریں گے۔ اور انجیل سنائیں گے۔ اس میں کیا بُرا ہے۔ اور یہ اعتراض کی کیا بات ہے۔ خواہ مخواہ ایک سیدھی بات کو بھی اُلٹا بتانا کیا انصاف ہے۔

قولہ - لیکن وہ اسباب اور سامان جو وہ اپنی اس غرض کو پورا کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں بہت ہی تھوڑے ہیں۔ اور مذہب عیسائی میں قابل وعظ باتیں بہت ہی کم ہیں۔

اقول - مبصر کے ایسا لکھنے سے ہم کو ان کی مسیحی مذہب کی واقفیت پر شک پیدا ہوتا ہے۔ اگر بقول اُن کے ایسا ہوتا تو اتنی بے شمار کتابیں جو مسیحی علماؤں نے ہر زمانہ میں تحریر کی ہیں۔ اور جن میں بیشمار تعلیمات اور پند و نصایح بھری ہوئی ہیں۔ اور شاید ہی کسی مذہب کی نسبت اتنی کتابیں لکھی گئی ہونگی جن کا شمار بھی ناممکن ہے۔ اُن سب کو سامان کہاں سے مل گیا؟ اور اگر قابل وعظ باتیں بہت کم ہیں۔ تو بے شمار وعظوں نے جنہوں نے بڑے بڑے والیوم لکھ مارے جو اگر تمام اکٹھے کرے ممکن ہوں تو اُن کی گنجائش ناممکن ہے کہاں سے آگئے؟ اور اگر مسیحی مذہب کے لئے یہ مشکل ہے۔ تو کیا قرآن کا احاطہ اس کے لئے زیادہ وسیع ہے۔ کہ جس میں صرف ان ہی کتابوں سے جو کچھ لیا ہے وہ ہی قابل قدر ہے اور باقی صرف لڑائی اور عورتوں کے قصے باقی رہ جاتے ہیں۔ ایسا لکھنے سے مبصر انصاف سے بہت گر گیا ہے۔ اور صاف تعصب کی نگاہ سے بھرا ہوا نظر آتا ہے۔

قولہ - وہ انسانوں سے یسوع کی خدائی منوانا چاہتے ہیں لیکن دنیا میں انسانی خداؤں کا ذخیرہ آگے ہی بہت ہے۔ اور اب دنیا کا میلان بالکل نہیں رہا کہ وہ اس روشنی کے زمانہ کے آخری درجے میں بھی خداؤں کی فہرست میں ایک اور خدا داخل کر دے۔

اقول - اس تمسخرانہ عبارت کی طرز دیکھئے مبصر کو معلوم ہو کہ خداوند یسوع کو جو خدا کا ازلی کلمہ اور روح اللہ آپ کے قول سے ہے۔ مان کر ہم خداوں کی فہرست میں ایک اور خدا کی ایزادی نہیں کرتے۔ خدا صرف واحد اور قدوس ذات ہے۔ اور اس ذات کا کلمہ یسوع مسیح ہے جس بھید کو نہ سمجھ کر اہل اسلام غلطی کھاتے ہیں۔ اور بائبل سے لاعلمی ظاہر کرتے ہیں "یسوع کی خدائی" تو ازلی ہے اس کے نہ ماننے سے اس کا کچھ نقصان نہیں ہوتا لیکن منکروں کا نقصان آخر کار ہوگا۔ جبکہ وہ اس کی خدائی کو دیکھینگے۔ اور اپنی غلطی پر نادم ہونگے اور شرمندہ ہو کر بغاوت کی سزا اُٹھاویں گے۔ ہم یسوع کو علیحدہ خدا بنا کر بدعت نہیں نکالتے۔ بلکہ خدا کی اصل ذات ہی میں تثلیث مانتے ہیں۔ اور اس کو ذات الٰہی کا راز سمجھتے ہیں۔

قولہ - سچ تو یہ ہے کہ عیسائیت میں صداقت بہت ہی کم ہے۔ بلکہ ہے ہی نہیں۔

اقول - مبصر نے یہ فقرہ کیسے تعصب سے لکھا ہے ہم کو تعجب آتا ہے۔ کہ انجیل اور کتب مقدسہ کو قرآن۔ کلام اللہ مانے اور صاف قبول کرے کہ ان میں روشنی نور اور ہدایت ہے۔ اور مبصر مخالف کے جوش میں یہاں تک راستی کو چھوڑے۔ کہ دین عیسوی کو صداقت سے بالکل خالی بتاوے۔ اب اس بات کا فیصلہ کہ دونوں میں سے حق پر کون ہے۔ وہ خود کریں۔ اگر پہلی کتابوں میں صداقت نہیں۔ تو پچھلی کتاب میں جن کے تمام قصے اُس میں موجود ہیں۔ صداقت کیونکر ہے ذرا سوچئے تو سہی۔

قولہ - عیسائی مشنری کا مذہب صرف اتنے مقولے میں آجاتا ہے۔ کہ یسوع خدا تھا۔ جو صلیب پر مر گیا۔ تاکہ وہ ان لوگوں کے لئے جو اس پر ایمان لائیں۔ کفارہ ہو۔ بس اس طرح اس کے وعظ کا دایرہ بہت تنگ ہے۔

باقی آئندہ



مُراسلات

بیّنات یسوع ناصری

مرقومہ پادری جی۔ایل ٹھاکرداس

بجواب رسالہ

یسوعؑ ناصری

ان دونوں یادگاریوں کی شہادت ہم پلنی مورخ سے بھی پیش کرچکے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ۔ ایشیاء کوچک میں بھی یہ دو یادگاریاں عیسائیوں کے درمیان جاری تھیں۔

پس جان لو کہ انجیلی واقعات میں سے سب سے بڑے واقعات کی صداقت کو نہ صرف زیادہ تر ثابت کرنے بلکہ ایمان داروں کو یسوع مسیح کے ساتھ ملائے رکھنے کے لئے یہ دو یادگاریاں قائم کی گئی تھیں۔ اور یہ ستون اب تک کھڑے ہیں۔ اور ہر قسم کے بکواس کے برخلاف گواہ ہیں۔ انسانی تواریخ میں ایسے کوئی واقعات نہیں ہیں۔ جو اپنے وقوع کے وقت سے ایسی یادگاریوں سے محفوظ ہو کر پُشت در پُشت چلے آئے ہوں۔

ان واقعات کی یادگاری میں تیجہ وغیرہ کے ستون کھڑے کرنے کا رواج عیسائیوں میں نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ وہ جو یہودیوں میں سے عیسائی ہوئے وہ ایسی بُت سازیوں کے پہلے ہی برخلاف تھے۔ اور جو رومیوں اور یونانیوں میں سے عیسائی ہوئے تھے۔ وہ پرانی بُت پرستی کو چھوڑ کر نئی بُت سازی کے روادار نہیں ہو سکتے تھے۔ اور خصوصاً خداوند کی موت کی یادگار میں کوئی مقبرہ یا سمادہ نہیں بن سکتا تھا۔ ایسا کرنا ناجائز ٹھہرتا کیونکہ خلاف واقعہ ہوتا۔ ایسی یادگاریاں مردوں کے لئے بنا کرتی ہیں۔ اور مسیح زندہ ہو گیا تھا۔ (لوقا ۲۴: ۵-۶۔ متی ۲۸: ۶) اور کلیسیا کا تعلق زندہ مسیح کے ساتھ ٹھہرایا گیا تھا۔ نہ کہ کسی جگہ کے ساتھ (دیکھو یوحنا ۱۵: ۴۔ اور ۱۴: ۱۹) باوجود اس کے ان یادگاریوں اور ان پر عیسائیوں کے ایمان کے ستون اور کتبے جو روم شہر کے عیسائیوں کو نیرو بادشاہ کے وقت سے ایذا رسانیوں کے تین سو برسوں میں مجبوراً بنانے پڑے تھے۔ اور شمار میں ہزارہا ہیں۔ اور سطح زمین کے نیچے نالوں میں بنے ہوئے ہیں۔ اور ایذا رسانی کے سبب عیسائی اِن غار غم یا گپت لوگ میں پناہ لیتے تھے۔ اور وہاں خداوند کی بندگی کرتے اور عشاء ربانی مناتے تھے۔ اور اپنے شہید مُردوں کو بھی وہیں دفن کرتے تھے۔ اور اُن کے اور اُن کے مسیحی ایمان کی یادگار میں اُن کی قبروں پر لفظوں یا علامتوں میں کتبے لکھے جاتے تھے۔ پہلی صدی سے لے کے چوتھی صدی تک اور اس کے بعد کے کتبے اور ستون اس تحت الثریٰ میں پائے گئے ہیں۔ اور جو انجیلی دین۔ اور اس کے رواج کا زبردست ثبوت ہیں۔ اور اُن سے رومن کاتھلک کلیسیا کی مابعد کی تمام ایجادیاں رد ہوتی ہیں جو بُت پرستوں کی رسموں کی تقلید پر دینِ عیسوی کے انگ جتائی گئی ہیں۔ ان تہ خانوں کو انگریزی میں Catacombs of Rome کہتے ہیں۔ اور اس کے بیان میں بہت کتابیں چھپ چکی ہیں جن میں سے پادری وِتھرو صاحب کی کتاب بھی The Catacombs of Rome میرے مطالعہ سے گزر چکی ہے۔

ایک اور مشہور یادگاری کی عمارت ہے وہ ایک گرجا جو چوتھی صدی عیسوی میں تعظیم کے لحاظ سے بنایا گیا تھا۔ اور ممکن ہے کہ اگر اس سے پہلے موقعہ مل سکتا تو لوگ پہلے ہی بناتے۔ لیکن زمانہ کی رنگا رنگی نے شکلیں پیدا کر رکھیں۔ مسیح کی موت سے چالیس برس بعد رومیوں نے یروسلم اور ہیکل کو برباد کر دیا۔ اور سنہ ۱۳۰ء تک وہ مسمار یروسلم ایک میدان سا پڑا رہا۔ اور دو سو برس تک اُس کی تواریخ کا کوئی ذکر سننے میں نہ آیا۔ جبکہ اس سویرس نے یہودیوں کو ملک بدر کر دیا تھا۔ اور یروسلم میں آنے کی اُن کو ممانعت تھی۔ اور یہ ممانعت سنہ ۳۱۲ء تک جاری تھی۔ اور یوسی بیس مورخ بیان کرتا ہے کہ۔ سنہ ۳۱۵ء میں دنیا کی ہر طرف سے لوگ وہاں زیارت کیلئے آنے لگے تھے۔ تاکہ پیشین گوئی کی تکمیل کو دیکھیں۔ اور کوہِ زیتون پر پرستش کریں۔ اور سنہ ۳۲۳ء میں کنسٹنٹین بادشاہ نے جو پہلا مسیحی بادشاہ تھا۔ مقدس قبر کا گرجا بنوانے کا حکم دیا۔ کیونکہ اس کے وقت میں اس روایت کی افواہ ہو رہی تھی۔ کہ وہ جگہ جہاں ہیڈریان بادشاہ نے وینس دیوی کا مندر بنوایا تھا۔ وہ خداوند کی قبر والی جگہ ہے۔ اور یوسی بیس کے بیان کے بموجب وینس دیوی کا مندر جو ہیڈریان نے یروسلم میں بنوایا تھا گرا دیا گیا۔ اور تمام ڈھیر ہٹانے سے مقدس قبر معلوم پڑی اور اس پر گرجا بنوایا گیا۔ جس کے مخصوص کرنے کے وقت یوسیبیس مورخ بھی موجود تھا۔ پس یہ ایک یادگار چوتھی صدی کی بنی ہوئی ہے۔ جس کی صحت جہاں تک معلوم ہوئی ہو اعتبار کے لائق ہے۔ اور خداوند کی قبر کی جگہ کا ثبوت ہے۔ جو موقعہ پاتے ہی عیسائیوں نے خود قائم کیا تھا۔ مگر رسولوں اور اُن کے ہمعصروں کی فکر و کوشش یہ ہی تھی۔ کہ مسیح مصلوب کے نام کی جو زندہ ہوا زندہ یادگاریاں کل دنیا میں کھڑی کریں۔ جو اس کی کفارہ دینے والی موت کے سبب اس پر ایمان لا کر اُس کی زندگی میں شامل ہو دیں۔ لہٰذا یہی یادگاریاں زیادہ تر پُرزور اور فائدہ مند ہیں۔ جو خداوند کے وقت سے جاری ہو کر اب تک موجود اور جاری ہیں۔ اور اس کی موت اور قیامت کے وقوع کی شہادتیں ہیں +

وزیر چند کی دوسری اُلجھن

پولوس رسول کی منادی یسوع ناصری کے حق میں نہیں تھی۔ بلکہ کسی اور انجیل کی بابت تھی جس کی اُس سے کئی سو برس پہلے منادی ہو چکی تھی۔

راستی کے مخالفوں کی یہ عادت ہے کہ انجیل مقدس کے واقعات کو تو فسانہ یا فرضی باتیں کہہ دیتے ہیں۔ لیکن کسی عالم کے اوہام یا فرضی خیالات کو بشرطیکہ وہ بائبل کے خلاف ہوں۔ واقعہ کر کے جتاتے ہیں۔ وزیر چند صاحب کے رسالہ میں بھی یہ عادت خوب عیاں ہے۔ آپ پولوس کے خطوں سے ذیل کے حوالے دے کر اپنے محقق ڈوون صاحب کے خیالات کو واقعہ کر کے پیش کرتے ہیں۔ یہ بہت نالائق عادت ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ غیر قوموں کا سب سے پہلا رسول پولوس صاف اقرار کرتا ہے کہ میں اُس انجیل کا خادم ہوں جس کی منادی ہر ایک مخلوق کے لئے جو آسمان کے نیچے ہے کی جا چکی ہے۔ (قلسیوں ۱: ۲۳) "خدا جسم میں ظاہر کیا گیا۔ غیر قوموں میں اُس کی منادی ہوئی۔ دنیا میں اس پر ایمان لائے۔" (۱ تمطاوس ۳: ۱۶) ان کلمات سے صاف ظاہر ہے کہ یہ سب باتیں پولوس کی رسالت کے آغاز سے بہت پہلے عمل میں آچکی تھیں۔ اور کہ یہ یسوع ناصری کے حق میں نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ جس زمانہ کی بابت پولوس لکھتا ہے۔ اُس میں تو ابھی یسوع پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ بلکہ اُس وقت سے صدیوں بعد تک یسوع ناصری کا دنیا میں کوئی نام تک بھی نہیں جانتا تھا تو پھر اُس کی منادی ہونا چہ معنے دارد۔

ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ (۱) یہ پولوس وکیمن یعنے کلیسیا کے دنیوی کاروبار کا منتظم ہونا تسلیم کرتا ہے۔ جو کہ تیرا پی ان جرچ کا سب سے اونیٰ کلیسائی عہدہ تھا۔

(۲) اس انجیل کی جس کا کہ ان خطوں میں ذکر ہے ایسینیز جو کہ مسئلۂ اوتار کے قائل تھے۔ ولادت یسوع سے بہت پہلے دور دور تک منادی کر چکے تھے۔ اور اس کی تعلیم کو خوب پھیلا چکے تھے۔" دیکھو بائبل تھیس مصنفہ ٹی۔ ڈبلیو ڈوون صاحب باب ۳۱ صفحہ ۲۲۱۔

یہ صرف ایک حیلہ بازی ہے۔ تاکہ پولوس رسول کے ایمان اور شہادت کو ایک غیر معیّن بات پر چھا دیں۔ اور یسوع ناصری کو اس کے ایمان اور شہادت سے خارج کریں۔ ایسی بناوٹی باتیں مشتہر کرنے والے لوگ ہرگز اس لائق نہیں کہ عالموں یا محققوں میں شمار کئے جاویں۔ وہ دیدہ دانستہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

(۱) ایسینیز فرقے کا اعتقاد کسی اوتار یا مسیح پر نہیں تھا۔ اس کا ہر ایک آدمی اپنے اپنے لوگ امیپاس کا پابند تھا یوسیفس مؤرخ ان کی بابت لکھتا ہے کہ "وہ لوگ اپنے فرقے کی کتابوں کو اور فرشتوں کے ناموں کو محفوظ رکھتے تھے۔" اور غیروں پر (جو ان کے فرقے کے نہ ہوں) اپنی کوئی تعلیم ظاہر نہیں کرتے تھے۔ بلکہ مجبور کئے جانے پر بھی ایسا نہیں کرتے تھے۔" خدا سے دوسرے درجہ پر وہ موسیٰ کو عزت دیتے ہیں۔ اور جو کوئی اُس کے حق میں کفر بکے اُس کو قتل کرتے تھے۔" (جنگ یہود کتاب ۲۔ باب ۸ دفعہ ۹) دیگر یہودی فرقوں کی بہ نسبت یہ لوگ سبت کا دن بڑی احتیاط سے مانتے تھے۔ (ایضاً)۔ اور وزیر چند صاحب کا یہ کہنا بھی سراسر غلط ہے کہ ایسینی لوگ اپنے اوتار کی انجیل کو دور۔ دور تک جاری کر چکے تھے۔ یہ کیونکر کر سکتے تھے۔ جبکہ اپنے فرقے کی تعلیمات کا غیروں پر ظاہر کرنا ان کو منع تھا۔ اور شمار میں بھی وہ لوگ کل چار ہزار تھے۔ پولوس رسول کی منادی اس فرقے کی تعلیم کے برخلاف تھی اور وہ اُس فرقے کی انجیل کی نہیں لیکن یسوع ناصری کی انجیل کی منادی کرتا تھا۔

(باقی آئندہ)

ویدک شائستگی

"اے اندر جب تو نے تین سو بھینسوں کا گوشت بھکشن کیا تھا۔ جب قدرت والے تو نے تین برتن سوم رس پیا تھا جب اُس نے ورترکو ہلاک کیا تھا۔ تب سارے دیوتاؤں نے سوم پینے والے اندر کو خادم کی طرح جنگ گاہ میں بلایا تھا۔"

ان رچوں سے بھینس کے گوشت پکانے اور کھانے کا دستور ظاہر ہوتا ہے۔ جس طرح اندنوں کالی دیوی کے نام پر بھینسیں چڑھائے جاتے ہیں۔ غالباً اسی طرح اندر کے نام پر تین سو بھینسیں چڑھائے گئے۔ جنگ کا موقع تھا۔ کل آریہ فوج نے اُن بھینسوں کے گوشت سے اور سوم رس سے بہت ضیافت اُڑائی ہوگی۔

رگ وید ۶: ۱۷: ۱۱ میں یوں لکھا ہے "اے اندر۔ . . . . . تیرے لئے پوشا اور وشنو سو بھینس پکائیں اور مست کرنے والے اور دشمن کو فنا کرنے والے سوم رس سے پر تین دریا بہائے۔"

رگ وید ۸: ۷۷: ۱۰ میں ہے . . . . . . اندر نے سو بھینس دودھ میں پکا ہوا ان اور سوئر کا ان کیا۔

اس رچہ میں نہ صرف بھینس بلکہ سوئر بھی حلال رکھا گیا۔ یہاں پر بھی سو بھینس والی ضیافت کا ذکر ہے جس میں سوئر کا گوشت بھی استعمال کیا۔ منہ میٹھا کرنے کے لئے بہت سی کھیر بھی پکائی گئی۔ یہ سب اندر کا دیا ہوا مطلب یہ ہے کہ پہلے پوجنے والے کو بھوجن کرنے کے لئے بطور پرشاد دے دیا۔ ایسا تصور کیا گیا۔

ناظرین یہ سنکر متعجب ہونگے کہ سپین کا بادشاہ اپنے نام کے بجائے صرف یہ الفاظ (یو۔ ایل۔ اے) لکھتا ہے۔ جس کے معنے ہیں کہ میں بادشاہ ہوں یہ دستور مدینہ چلا آتا ہے

سیالکوٹ کنونشن ۱۹۰۹ء

از ابتدا ۲۲ ستمبر لغایت یکم اکتوبر

سیالکوٹ کنونشن کمیٹی کی طرف سے اطلاع

رہائش کا انتظام

۱- بڑے خیمے میں رات کے وقت سونے کی اجازت بلا اُجرت ہوگی +

۲- کمیٹی کی طرف سے التماس ہو کہ لوگ حتے المقدور خاصکر کہ مشنری صاحبان اور نیز وہ جو اور لوگوں کو اپنے ہمراہ لاویں- ڈیرے اور چھولداریاں اپنے ساتھ لاویں +

۳- کمیٹی چند ایک خیموں کا انتظام کریگی- جن میں خاندان یا پارٹیاں رہ سکینگی ان خیموں کا کرایہ آٹھ آنے فی کس کے حساب سے ہوگا-

۴- "بیرک ٹینٹ"- اس میں رہنے کا کرایہ ایک آنہ روزیا آٹھ آنے کل وقت کے لئے ہوگا +

۵- بنگلوں میں رہنے کا انتظام بھی ہوگا جسکا کرایہ چار آنے روزیا کل وقت کے لئے دو روپے ہوگا +

عورتوں اور لڑکیوں کیلئے خاص رہائش کا انتظام

۱- یہ انتظام کرسچن ٹریننگ سکول کی ڈارمٹری میں ہوگا اور اُسکا کچھ کرایہ نہ ہوگا یہ انتظام ایک خاص سب کمیٹی کے سپرد ہوگا +

خوراک کا انتظام

۱- کمیٹی کی خاص نگرانی میں ایک عام دکان اور باورچی خانہ ہوگا- جہاں کھانے پینے کا سامان وغیرہ اور پکا ہوا کھانا بازاری نرخ پر خریدا جاسکیگا- باورچی خانے میں روزانہ اوسط خرچ کی تین آنے سے لیکر چھ آنے تک ہوگی- اور وہ جو اپنا انتظام کرنا چاہتے ہیں- دکان سے آٹا- دال- چاول- گھی مصالحہ لکڑی وغیرہ خرید سکتے ہیں- وہ جو پکا ہوا کھانا باورچی خانے سے خریدینگے اُن کو چاہئے کہ اپنا پلیٹ اور گلاس اپنے ساتھ لاویں +

۲- مردوں کے لئے ایک آٹھ آنے والی میز کا انتظام ہوگا +

۳- عورتوں اور لڑکیوں کے لئے بھی ایک آٹھ آنے والی میز کا انتظام کرسچن ٹریننگ سکول بلڈنگ کے اندر ہوگا- اور منتظم عورتیں ہی ہونگی +

۴- ایک سوا روپے (ایک روپیہ چار آنے) والی میز ہوگی جہاں انگریزی کھانے کا بندوبست ہوگا- کسی صاحب کو اپنے ساتھ نوکر لانے کی ضرورت نہ ہوگی +

چارپایاں

اِن کا کرایہ دو پیسے فی یوم یا چار آنے کنونشن کے کل وقت کیلئے ہوگا۔

ریلوے کونسیشن

نارتھ ویسٹرن ریلوے نے منظور کیا ہی۔ کہ جو لوگ کنونشن کو آویں ایک طرف کا کرایہ دینے سے آنے جانے کا سفر کریں بشرطیکہ وہ دستخط شدہ سرٹیفکیٹ جو کہ سکرٹری سے ملسکتے ہیں اپنے اپنے سٹیشنوں پر بکنگ کلارک کو دکھلا دیں +

خاص توجہ مفصلہ ذیل باتوں پر دلائی جاتی ہی

۱- وہ جو خیموں اور چھولداریوں کے لئے جگہ چاہتے ہیں چاہئے کہ وہ سکرٹری کو اطلاع دیویں +

۲- وہ جو بیرک ٹینٹ میں جگہ چاہتے ہیں چاہئے کہ وہ سکرٹری کو اطلاع دیویں +

۳- وہ جو اپنے لئے یا اوروں کیلئے عورتوں کی رہائش کی جگہیں جگہ چاہتے ہیں۔ چاہئے کہ وہ سکرٹری کو اطلاع دیویں۔ اور بتادیں کہ پارٹی کی تعداد کتنی ہی +

۴- مرد جو کہ آٹھ آنے والی میز پر کھانا چاہتے ہیں۔ چاہئے کہ وہ سکرٹری کو اطلاع دیویں

۵- عورتیں اور لڑکیاں جو آٹھ آنے والی میز پر (جو کرسچن ٹریننگ سکول بلڈنگ میں ہوگی) کھانا چاہتی ہیں۔ ضرور ہے کہ سکرٹری کو اطلاع دیویں +

۶- چارپایوں کا مہیا کرنا مشکل ہی اس لئے ضرور ہو کہ وہ جو چارپایاں چاہتے ہیں سکرٹری کو جلدی اطلاع دیں +

۷- وہ جو ریلوے کونسیشن سرٹیفکیٹ چاہتے ہیں چاہئے کہ وہ سکرٹری کو لکھیں۔ اور جتنے سرٹیفکیٹ مطلوب ہوں جلدی سکرٹری سے حاصل کریں +

۸- کمیٹی کی یہ ایک ضروری التماس ہی کہ کنونشن میں آتے ہوئے اور جاتے وقت کوئی شخص سبت کے دن سفر نہ کرے +

اگر کسی بات کی بابت زیادہ دریافت کرنا ہو تو کنونشن کے سکرٹری سے جس کا سرنامہ مندرجہ ذیل ہی خط و کتابت کرنی چاہئے:۔

کنونشن سکرٹری۔ سرگودھا۔ پنجاب

۱۶۔ ستمبر کے بعد سکرٹری کا سرنامہ یہہ ہوگا:۔

کنونشن سکرٹری۔ بارہ پتھر۔ سیالکوٹ۔ پنجاب

رُباعیات

کیوں نیند قیامت کی ہو طاری جاگو ۱ اب جاگ چکی خلق ہے ساری جاگو
غفلت ہو یہ کہ خواب گراں اے شاکر یہ موت ہے یا نیند تمہاری جاگو

ناصح کی نصیحت کو نہ مانا ہم نے ۲ پستی و بلندی کو نہ جانا ہم نے۔
سیدھے ہوئے ٹھوکر پہ جو کھائی ٹھوکر اُستاد تجھے مانا۔ زمانا۔ ہم نے۔

گل کا نہ گلستاں کا نشاں باقی ہے ۳ کیا دیدۂ بلبل میں سماں باقی ہے
سامان نہ راحت کے رہے گو شاکر وہ دم ہی غنیمت ہے جو یہاں باقی ہے

قابو میں ہمیشہ رکھو پیارو دل کو۔ ۴ ہر طرح کی سعی سے سدھارو دل کو
جائیں گے کر اکسیر نمائی شاکر۔ تم صورت سیماب جو مارو دل کو۔

یکساں نہیں ہیں ظاہر و باطن جن کے ۵ جھنوائے گی اُن کو یہ دو رنگی تن کے
گر دل میں نہیں چور تمہارے شاکر کیوں رکھتے ہو ڈر ڈر کے قدم گن گن کے

خورشید درخشاں میں جھلک تیری ہے ۶ اور گوہر لمعہ میں دمک تیری ہے
ہیں کون و مکان نور سے تیرے پُر نور ہر ذرۂ تاباں میں چمک تیری ہے

محبوب خدائے دو جہاں ہو جیسے ۷ سرور زمین و آسمان ہے جیسے
ہو قیامت کا مجھے خوف کیا شاکر حق یہ ہے شفیع عاصیاں ہو جیسے

غیروں پہ بھروسہ ہو تو یہ گت ہوگی۔ ۸ عزت ہی نہ حاصل کبھی دولت ہوگی
تم آپ کرو اپنی مدد اے شاکر۔ ہر طرح کی بس رفع شکایت ہوگی

دنیا کو عجب طرح تماشا پایا۔ ۹ اک حال پہ قائم نہیں جاشا پایا
جب نظروں میں تولا اسے ہم نے شاکر تولہ کہیں پایا کہیں ماشا پایا

دل کہتا ہے حاصل ہو ہر نوع کمال ۱۰ اور چرخ یہ کہتا ہے دکھا دونگا زوال
آفت میں پڑے جان نہ کیونکر شاکر ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال

فقط

پیارے لال شاکر (میرٹھی)

ایڈیٹر صاحب رسالہ اندر کو جواب

۱۷- پروفیسر ایوم بانیٔ جدید مذہب کے جاپان میں ایک بڑے مشہور پروہت ہیں۔ بیس برس کے بعد جاپان میں بدھ مذہب کا نام و نشان بھی نہ رہیگا۔ اب صرف وہی لوگ اس کو مانتے ہیں جن کی عمر ۴۰ سال سے اوپر ہے۔ لیکن اس کا اثر نوجوان تعلیم یافتہ اشخاص پر سے بالکل جاتا رہا ہے کچھ عرصہ ہوا کہ میں نے سنشنم گورنمنٹ کالج کے پریزیڈنٹ صاحب سے دریافت کیا کہ اُن کی کالج کی جماعتوں میں بدھ مذہب کے پرستاروں کی کیا تعداد ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر جماعت میں دس یا بارہ عیسائی ہیں تو دو یا تین بدھ بھی ہیں یہی حالت آجکل جاپان کی ہو رہی ہے"

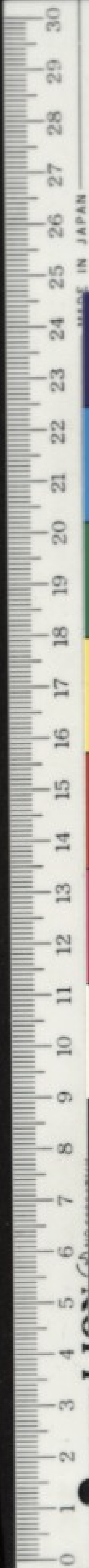
لیکن بائیبل کو کسی بے ثبات انسانی شہادت کی ضرورت نہیں۔ اس کا صدق خود اُس کا شاہد ہے اس کی پیشینگوئیوں کی لفظ بلفظ تکمیل زمانہ سلف اور گذشتہ پشتوں ہی میں نہیں بلکہ آجکل ہماری تمہاری آنکھوں کے سامنے ہو رہی ہے۔ تواریخ دنیا زمانہ حال کی ترقی اور تہذیب اہل یورپ کی موجودہ ابتر حالت سب اس کی صداقت کی گواہ ہیں۔ اس وقت ہم سرسری طور پر اس ایک ہی پیشینگوئی کو جو تمام دنیا میں انجیل کی اشاعت کے بارہ میں خداوند یسوع مسیح نے اپنے مصلوب ہونے سے کچھ پیشتر کی تھی پیش کرتے ہیں جس زمانہ میں یہ پیشینگوئی کیگئی تھی۔ اور اس کے بعد رومی سلطنت کے عہد حکومت میں مسیحیوں کے قتل ہائے عام کے زمانہ میں تو بھلا کہاں اٹھارویں صدی کے شروع تک میں بھی کسی عیسائی کو سوائے ایمان کے اتنا خیال تک بھی تھا کہ وہ بائیبل کو اس پیشینگوئی کی تکمیل کی پیشیں بینی نظر آیا سے بھی کرے لیکن بفضل خداوند یسوع مسیح آج کوئی بھی زبان ایسی نہیں جس میں بائیبل شائع نہ ہو چکی ہو اور کوئی ملک بھی ایسا نہیں جہاں اس کی پاک تعلیم کے منادو اُس کی خوش خبری کی صدا نہ سنا رہے ہوں۔ کیا یہ ایسی لفظی تکمیل بائیبل کی سچائی کی شاہد نہیں؟ مردم خور وحشی قوموں کی موجودہ شائستگی تازہ گنی غلامان۔ ہندوستان سے رسوم پردہ فروشی، بچہ کشی، ستی آدمیوں کے بھینٹ چڑہائے جانے کا معدوم ہو جانا ٹھگی و کیتی کی بیخ کنی۔ سینکڑوں ہسپتالوں اور دار الشفا کا کھلنا۔ علوم و فنون کی اشاعت۔ ہماری زاد و بوم میں جس کا میوہ پھوٹ مشہور ہے حب الوطنی کی خوشبو کا مہک اُٹھنا آریہ صاحبان کا بت پرستی سے حذر۔ ویدک دھرم کی اصلاح مہاشہ ایڈیٹر صاحب کا چین کیسا مخصہ جوں پلٹ کر آریہ سماج کے پاپی کی جھیلی ہونے کا دم بھرنا۔ کیا بائیبل کی ایسی ہی تعلیم کا ثمرہ ہیں جو بد اخلاق اور پر ظلم ہے۔

پھر فی زمانہ چین میں عیسائیوں کے قتل عام کے بعد کلیساؤں کا دوبارہ ہرا بھرا ہو جانا اور مذہب عیسوی کا پہلے سے بھی زیادہ ترقی کر جانا۔ جاپان میں بھی مذہب کا عروج۔ دین مسیح کا فارس میں قیام پکڑ جانا۔ تقریباً کل کوریا کا صرف گذشتہ پانچ ہی سالوں کے اندر عیسائی ہو جانا ترکستان میں غدر سے ہی دو مہینوں میں ۲۵ ہزار عیسائیوں کا اپنے مذہب کے لئے جانیں دے دے کر شہید ہو جانا۔ کیا عیسائیوں کے بائیبل سے متنفر اور بیزار ہو جانے کی دلیل ہیں؟ باقی آئندہ

شدھی کے وقت دولہا کا کوڑوں کی مار کھانا۔ قدیم سے تین ملکوں میں زیادہ مروج چلا آتا ہے یعنے شمال شرقی سائبیریا۔ بورنیو اور نیوبین جنگل کے عربی فرقوں کا یہ دستور ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ دولہا سختی اٹھانے کا عادی ہو جاوے اور یہ دلیر بنکر "مرد" بنجاوے۔

آنکہ دانا کند کند ناداں
لیک بعد از ہزار رسوائی

ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اپنے رسولوں کو حکم دیا کہ تم دنیا میں جاکر انجیل کی منادی کرو۔ اور سب قوموں کو میرے شاگرد کرو۔ جو بپتسمہ پاتا ایمان لاتا۔ وہ نجات پائیگا۔ اس حکم کے مطابق مسیحی مشنری تمام جہان میں پھیل گئے چونکہ معافی اور دعوت کل بنی آدم کے واسطے تھی بلا لحاظ قوم و مذہب اور ذات کے سب کو مسیح یسوع خداوند کے شاگرد بنایا۔ ذات پات کی تمیز کا خمیر بد تمیزی جس قدر ہندوستان میں ہے۔ غالباً دنیا کے کسی ملک میں نہ ہوگا۔ یہاں تو پیشوں کے اعتبار سے ذاتیں ہیں۔ مسیحی مشنریوں نے اعلٰے ذات کے کلین برہمن سے لیکر چمار۔ چوہڑوں تک سب کو انجیل کی بشارت دے کر مسیح کے شاگرد بنایا۔ ہر قوم و ہر ذات و ہر مذہب کے ادنٰی اعلیٰ ہندوستانی مسیحی ہو گئے ہیں۔ گذشتہ مردم شماری کے شمار کے مطابق ہندوستان میں مسیحیوں کا شمار ۳۰ لاکھ ہے یہ اعلیٰ ذات کے ہندو اور آریہ مسیحیوں کو طعنہ دیا کرتے تھے کہ چوہڑے چماروں کو مشنری عیسائی بناتے ہیں۔ ذات پات کو بگاڑتے ہیں۔ اب جبکہ اُنہوں نے دیکھا۔ کہ مسیحی قوم سب کو نگلتی جاتی ہے۔ ایک دن آتا ہے کہ نہ ہمارا مذہب رہیگا۔ نہ قومیت۔ تو خود بھی نہ صرف مسلمانوں اور سکھوں کو بلکہ چوہڑے چماروں کو ہندو آریا یا ویاندی آریا بنانا شروع کر دیا۔ اور سناتن ہندوؤں کے خلاف یہاں تک ضد چڑھی کہ ہوشیار پور کے تمام رہتیے چماروں کو آریا بنانے کی ٹھان لی۔ چونکہ یہ ضد کا معاملہ ہے اور کوئی مذہبی بات نہیں۔ یہ کل کاروائی محض دوسروں کو جلانے اور دنیوی قومی فائدہ کے واسطے ہے۔ ورنہ وہ چمار بے چارے ویدوں کو کیا جانیں۔ اور شدھی کو



کیا سمجھیں۔ اور یہ بھی ابھی تک پتہ نہیں لگتا۔ کہ وہ شدھی کس بات کی کرتے ہیں۔ آریا چمار سے آریا بنانے میں اُن کی جسمانی چمارپت کو آریت سے بدلتے ہیں۔ یا اُن کے روحانی نیچر کی تبدیلی کرتے ہیں۔ اور ان کو گناہوں کی معافی دے کر انہیں نیا دل دیتے ہیں۔ کہ وہ آئندہ بجائے چوروں حلال خور ہوں گے۔ دروغ کے بدلے راست گفتار ہونگے لیکن یہ دونوں باتیں ناممکن ہیں۔ جسمانیت چمارت تو کیا کسی کی بھی بدل نہیں سکتی۔ گناہوں کی معافی اور دلکی تبدیلی آریا مذہب کے خلاف ہے۔ پس اُن کی شدھی۔ ایک پولٹیکل مسئلہ ہے۔ جس کام کو مسیحی مشنریوں نے گناہوں سے بچنے اور نجات کے واسطے کیا۔ اب آخر ہار جھک مار کر پولٹیکل بنا پر نیچ ذاتوں کو اپنے میں شامل کرنے لگے

چنانچہ لالہ لاجپت رائے صاحب نے بھی اپنے ایک پُرزور آرٹیکل میں اسی بات کی تحریک کی۔ اور صاف لکھا کہ بغیر ان لوگوں کو اپنے میں شامل کرنے کے تمہاری کوئی طاقت نہ ہوگی۔ ان آریوں کا مذہب کے آڑ میں یہ کام کرنا صرف ڈھکوسلا ہے۔ ایک میرے ہندو دوست نے مجھ سے ایسا ہی بیان کیا

اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ سوشیل معاملات میں ان چماروں کیساتھ آریوں کا کیا برتاؤ ہوتا ہے دیکھیں۔ کون کون آریا ان چماروں کو لڑکیاں بیاہتا ہے۔ اور اپنی لڑکیاں ان چماروں کو دیتا ہے۔ یاد رہے کہ قوموں کو اکٹھا کرنا۔ ان کو ایک بنانا۔ اُن کی ذات پات کو دور کرنا۔ ایک ہی پلیٹ فارم پر سب کو اکٹھا کرنا یہ صرف مسیحیت ہی کا کام ہے باقی جھوٹی تقلید کرتے ہیں۔ اور کبھی کامیاب نہ ہونگے۔

میرے عزیز مسیحی بھائیو مضبوط ہو۔ ہوشیار ہو۔ اب وقت ہے کہ جان توڑ کر کام کریں۔ تاکہ روحیں شیطان کے پھندے میں پھنس کر برباد نہ ہوں۔ اُن کو شیطان کی غلامی سے نکالو۔ خداوند یسوع خود ساتھ ہو کر کام کریگا۔

راقم مسیحی واعظ

نیک بختی

ہمارے خیال میں ہر شخص نیک بختی کا خواہاں ہے اگر اُن لوگوں کی تعداد بہت کم ہے۔ جو ان اصول پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہوں جو نیک بختی کے حصول کے لئے مقرر ہیں۔ بلکہ زیادہ تر تو انسان اپنی نیک بختی کی جڑ خود اپنے ہی ہاتھوں کاٹنے کے لئے مستعد اور تیار پایا جاتا ہے۔ حالانکہ لوگ جانتے ہیں کہ ہمارے اعمال کا نتیجہ بُرا ہوگا۔ مگر اس پر بھی وہ بدی کرنے کے لئے بہت سے نامعقول عذر پیش کیا کرتے ہیں کہ آخرکار جن سے وہ خود ہی ملزم ٹھہرتے ہیں۔

ذیل میں مختصر طور پر ہم نیک بختی کے اصول درج کرتے ہیں۔ اور امید ہے کہ اگر ناظرین ان کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنالیں تو وہ ضرور سلامتی کے کنارے پر پہنچیں گے۔

حضرت داؤد پہلے زبور میں بڑی وضاحت کیساتھ اسکا ذکر کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ مبارک ہے وہ آدمی جو شریروں کی صلاح پر نہیں چلتا۔ شریروں سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جو احکام الٰہی سے بغاوت کرتے۔ اور اُس میں اپنی خوشی سمجھتے ہیں۔ پس ہمیں یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ ایسے لوگوں کی صلاح پر ہرگز عمل نہ کریں۔ صلاح کا یہ مطلب ہے۔ کہ انسان شریروں سے دوستی نہ کرے کیونکہ کام کاج میں عمومًا دوستوں ہی سے صلاح مشورہ لیا جاتا ہے۔ پس اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ شریروں سے دوستی نہ کی جائے۔ بلکہ ہمیں ان کے رستہ پر کھڑے ہونے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ اور اُن کی مجلس میں بیٹھنے سے عام طور پر ان کی مجلس میں بیٹھنو سے پرہیز کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ رستہ پر کھڑا ہونے سے ادنیٰ درجہ کی دوستی مراد ہے۔ اور ان کی مجلس میں بیٹھنے سے عام طور پر ان کی صحبت سے حظ اٹھانا مقصود ہے غرض شریروں سے بالکل قطع تعلق کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ یہ نیک بختی کا پہلا زینہ ہے۔

دوسرا ذریعہ یہ ہے کہ۔ دن رات خدا کی شریعت میں مگن رہیں۔ یعنی الٰہی شریعت کو اپنا صلاح کار ٹھہرائیں۔ اور اپنے معاملات کے فیصلہ کرنے کے لئے اسی کی طرف دل سے رجوع کریں۔ اور اس پر عمل کرنے کی دلی خواہش کا اظہار کرکے اس میں مگن رہیں۔ ایک آدھ دفعہ نہیں۔ بلکہ دن رات ایسا ہی کیا کریں۔ انسان کا سب سے اعلیٰ مقصد یہ ہونا چاہئے کہ وہ شریعت الٰہی میں مستغرق رہے اور اس میں محو ہو کر۔ اپنی زندگی کو اسی کے سانچے میں ڈھال دے ایسا شخص باآسانی معلوم کر سکیگا کہ شریعت کی غایت مسیح ہے اس کا گویا مطلب یہ ہوا کہ وہ مسیح میں محو ہیں۔

ایسے شخص کا اجر حضرت داؤد یہ فرماتے ہیں کہ۔

وہ اُس درخت کی مانند ہوگا جو پانی کی نہروں کے کنارے لگایا جائے اور اپنے وقت پر میوے لائے جس کے پتے مرجھاتے نہیں اور وہ اپنے ہر ایک کام میں پھولتا پھلتا رہے گا۔ یعنی وہ بڑی کامیابی کے ساتھ اس دنیا میں اپنی زندگی بسر کریگا۔ ہاں ایسا ہی شخص نیک بخت ہوگا۔

نیک بخت ہیں تیرے لوگ اور نیک بخت ہیں تیرے خواص۔ جو نت تیرے حضور کھڑے رہتے ہیں۔ اور تیری حکمت سنتے ہیں:۔

(۱ سلاطین، ۱۰باب ۸ آیت۔)

راقم۔ پیارے لال ٹھاکر

انتخاب الاخبار

مدراسی جج کا اخلاق مدراس میں ایک دیسی جج کے دامن اخلاق پر دھبا لگایا گیا ہے۔ اور پارلیمنٹ میں بھی اس کا نوٹس لیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ جج صاحب کی خیر نظر نہیں آتی۔ اُن کا نام ونیو گوپال چٹی ہے یہ ساہوکار خاندان کے ہونہار افسر ہیں۔ سول سروس پاس کئے ہوئے ہیں۔ تعلیم ولایت کے ایام میں ایک انگریز لڑکی سے آشنائی کی اُس کو مجرد ہونے کا دھوکا دیا۔ اور لندن کے ایک گرجے میں عیسائی طریق پر اس کے ساتھ شادی کی جس شادی کا نتیجہ یہ تھا کہ ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ امتحان پاس کرکے وطن کو واپس آتے ہوئے کہا اور وعدہ کیا کہ چند ماہ کے بعد اُس کو بلا لیں گے۔ لیکن کئی مہینے گذر گئے پر اس کو یاد نہ کیا۔ ادھر انگلش اہلیہ کو خبر ہو گئی کہ ونیو گوپال مجرد نہیں تھا۔ وہ پہلے بھی ایک جورو سے بیاہ کر چکا ہے۔ اور وہ زندہ ہے۔ غرض کہ اس طرح اس لڑکی کو خوار کرکے آخر میں اس کو گذارہ دینے سے بھی انکار کر دیا تھا۔ اس لڑکی نے اس کی بابت باضابطہ مقدمہ دائر کیا۔ اس سے پبلک پر آپ کی ساری کرتوت ظاہر ہو گئی۔ اسباب پر خاص غصہ ہے کہ ایک جلیل القدر سویلین ہو کر ایسی سخت بدعنوانی اور دھوکا بازی کا ارتکاب کیا۔ مقدمہ مذکور انگلستان کی عدالت نے میم صاحبہ کو پوری ڈگری دلائی۔ اور مسٹر ونیو گوپال کے چلن پر سخت سے سخت نکتہ چینی کی ہے مسٹر ریز صاحب ممبر پارلیمنٹ نے وزیر ہند سے پوچھا ہے کہ کیا وہ مدراسی سویلین کی ایسی سخت بداخلاقی کا کچھ نوٹس دیں گے؟ بجواب اس کے مسٹر بکس صاحب نے کہا کہ وزیر ہند اس واردات سے بے خبر نہیں ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ گورنمنٹ مدراس نے مسٹر ونیو گوپال سے اس حرکت کا جواب طلب کیا ہے۔ (عام)

ملک چین کی بیداری آجکل ہر چہار طرف سے بیداری کی کی خبریں آ رہی ہیں تمام قومیں ترقی کے شکھر پر پہونچنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہیں۔ اور خاصکر جب سے جاپان نے روس کا منہ توڑا ہے۔ تب سے ہر ایک اپنی طاقت کو ہر پہلو سے بڑھانے میں مشغول ہے۔ جاپان نے ہر ایک ملک میں کھلبلی پیدا کر دی ہے اور اس کی رو اب ایک زبردست تیزی کے ساتھ چلتی ہوئی معلوم دے رہی ہے جاپان کے ہمسائے چین نے تو اب بڑی سرعت سے اپنی ملکی و دماغی جسمانی۔ روحانی تمام طاقتوں کے بڑھانے میں اپنی کل توجہ کو لگا رکھا ہے اور آئے دن نت نئی اصلاحیں کر رہا ہے۔ افیون کی بیخ کنی کے لئے حکم نافذ ہو چکے ہیں۔ تمام صوبوں کے چنڈوخانے توڑے جا رہے ہیں۔ اور اُمید ہے کہ بہت جلد چین افیونیوں اور چنڈو بازوں سے خالی ہو جاویگا۔

اس کے علاوہ چین اپنے ہزاروں طلبا کو سرکاری خرچ پر جاپان و دیگر ممالک امریکہ اور یورپ وغیرہ میں ہر سال بھیج رہا ہے۔ ابنئی اصلاحیں جو تعلیم کے بارے میں کی گئی ہیں۔ وہ بہت ہی مفید ثابت ہونگی۔ کاشکہ گورنمنٹ ہند بھی اسی طرح حکم نافذ فرمائے تاکہ ملک ہند کا ایک بچہ بھی تعلیم کی آنکھوں سے اندھا نہ رہے۔

شاہ چین نے احکام صادر کئے ہیں کہ ہر ایک صوبہ کے دارالخلافہ میں کم از کم ایک سو پرائمری اسکول ہوں۔ اگر اس سے زیادہ ہوں تو بہت ہی اچھا ہے۔ ان اسکولوں کے طلبا کی کل تعداد کم از کم ۵ ہزار ضرور ہونی چاہئے۔

ہر ایک صدر ضلع یا علاقہ میں کم از کم ۸۰ مدرسے جاری کئے جائیں اور ان میں دو ہزار سے کم لڑکے نہ ہونگے۔

ہر ایک بچہ جس کی عمر سات سال کی ہو وہ لازمی طور سے تعلیم کے لئے اسکول میں داخل کیا جاویگا۔

جو کوئی عہدیدار اپنے علاقے کے امیر اور متمول اشخاص کو پرائمری اسکول جاری کرنے پر آمادہ کریگا۔ سرکار سے بھاری اعزاز و انعام کا مستحق ہوگا۔

ہر ایک بچہ جس کی عمر ۷ سال یا اس سے زیادہ ہو اس کے والدین ذمہ دار ہوں گے کہ اسکول میں بھیجا جاوے۔ اور اگر اس حکم کی تعمیل میں کچھ بھی تاخیر یا بہت ڈھیل یا پس و پیش کریں گے۔ تو مستوجب سزا ہونگے۔ اس میں کسی کی رو رعایت نہیں ہوگی۔ اور اس کے متعلق کوئی عذر قابل پذیرائی نہ ہوگا۔

تمام مقامی حاکمان و مجسٹریاں۔ جو اپنے اپنے اضلاع اور صدر مقاموں میں مقررہ تعداد اسکولوں کے جاری کرنے میں قاصر ہونگے اور مقررہ تعداد طلبا کی بہم نہ پہنچائیں گے وہ مستوجب سزا ہونگے۔

جدید احکام کا خلاصہ ہم نے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔ یہ احکام صاف ثابت کرتے ہیں۔ کہ چین کس قدر اپنے ہر ایک بچے کو تعلیم سے مستفید کرنا چاہتا ہے اور اگر ان احکام پر پورا پورا عملدرآمد کیا گیا۔ تو وہ دن دور نہیں کہ انہوں چینی اعلیٰ سائنس دان اور نئی نئی چیزوں کے موجد بنجائیں گے۔

دہرماتما ہنسہ ولیڈی بمبئی شہر کے شہرہ آفاق اور متمول اور اہل سبھا پتہ رئیس آنریبل سر وٹھل داس ٹھاکرسی کی والدہ شریمتی ناتھی بائی جی نے حال میں قضا کی ہے ٹائمز آف انڈیا راوی ہے کہ مرحومہ کی عمر ۷۲ سال کی تھی وہ اپنی فیاضی کی وجہ سے نزدیک و دور مشہور تھیں۔ انہوں نے مہالکشمی میں ایک سنیاسی آشرم بنایا ہے۔ جہاں بڑے نیکے ودوان سادھوؤں کو بڑا آرام ملتا ہے۔ علاوہ عمدہ جائے رہائش کے کھانے پینے کا سامان بہم

ہو پہنچایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ مذہبی کتابیں شائع کرواکر سادھوؤں برہمنوں اور غربا طلبا کو تقسیم کرنے میں لاکھوں روپیہ صرف کیا۔ بھاٹھہ قوم میں انہوں نے بہت سی اصلاحیں کیں۔ مساکین اور غربا اور یتیموں کیساتھ اُن کی خیرات کی کوئی حد نہیں تھی۔ ملک گجرات کے مقامات میں دھرم شالائیں بنوائیں۔ اور سدا برت جاری کئے اور کوئی تیرتھ باقی نہ چھوڑا۔ جہاں کی جاترا نہ کی ہو۔ اور جہاں گئیں دل کھولکر خیرات دی۔ بھاٹھہ قوم کے سامنے مذہبی اور خیر کی زندگی کا وہ ایک اعلیٰ مثال چھوڑ گئیں۔ مرحومہ نے دو قابل فرزند اور بہت بڑا کنبہ چھوڑا ہے۔

بلوہ بارسلونا گورنمنٹ سپین بلوائیوں کو قابو کرنے میں کامیاب ہوئی ہے اب بارسلونا سے سلسلہ تار ریلوے از سر نو درست ہو گیا ہے۔ بلوہ میں ۶۰ گرجے جلائے گئے ہیں۔ باغیوں کی تعداد ۳۰ ہزار تھی۔ ۵ روز تک بدامنی رہی۔ اور توپخانہ کے متواتر فیر کرنے سے ختم ہوئی۔ فریقین کے نقصانات کا صحیح اندازہ ابھی تک نہیں کیا گیا۔ کئی سو بلوائی جیلخانہ میں ہیں۔

تعلقات روس و برطانیہ زار اور زارینا ۵ اگست کو انگلستان سے واپس روانہ ہو گئے۔ زار اور ملک معظم کی ملاقات پولٹیکل نظر سے بہت کامیاب خیال کیگئی ہے۔ زار کی خندہ پیشانی۔ اور صاف دلی اور ہر ایک شخص سے زندہ دلی کیساتھ پیش آنے کی وجہ سے نہایت عمدہ اثر پیدا ہوا ہے۔ کوس کے جلسہ دعوت میں زار اور ملک معظم کی تقریروں سے اور خاصکر ہز مجسٹی کا ممبران ڈوما کے انگلستان میں آنیکا ذکر کرنے سے سونٹ پیٹرزبرگ میں بڑا اثر پیدا ہوا ہے۔ لوگ لکھتے ہیں کہ روس کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ زار نے دستوری بادشاہ کا رویہ اختیار کیا۔

مسٹر آسوولسکی روسی وزیر نے رائٹر کے قائم مقام سے کہا کہ زار اس ملاقات سے بہت خوش ہوئے۔ دونوں ملکوں کے مابین جو دوستی کا عمدہ نتیجہ ایران میں ظاہر ہوا ہے۔ اب دوسرے معاملات میں بھی اس کا ظہور ہوگا۔ زار نے رائیٹر ایجنسی کی معرفت ایک پیغام برٹش قوم کو بھیجا ہے کہ میں پرتپاک خیر مقدم سے بہت ہی خوش ہوا ہوں برٹش مدبروں اور برٹش اخبارات اور برٹش لوگوں کے برتاؤ سے نہایت محظوظ ہوا اور یہ مستقبل کے لئے نہایت عمدہ نشان ہے۔

پٹھانوں کی زبردستی بنوں سے ایک ڈاک کا تانگہ روانہ ہوا تھا ۵ اگست کو دو میل کے قریب ۲ سرحدی پٹھانوں نے اس پر حملہ کیا اور تچی کے نائب تحصیلدار اور ایک اور آدمی کو پکڑ کر لے گئے۔ اور ایک ہزار روپیہ لوٹ لے گئے۔ فوجی دستوں نے تعاقب کر کے نائب تحصیلدار اور دوسرے شخص کو بمشکل چھڑا لیا۔

نیرنگی عالم کے عبرت انگیز نظارے نیرنگئی زمانہ کسی چیز کو قیام نہیں کرنے دیتی جہاں کل بیابان تھے وہاں آج خوبصورت قابل دید کوٹھیاں آباد ہیں۔ اور جہاں پہلے ہر وقت لوگوں کی چہل پہل رہا کرتی تھی وہاں اب اُلو بول رہے ہیں۔ یہ زمانہ کی قدرت عجیب ہے زمانہ کا انقلاب زبردست ہو وہ زبردست سے زبردست انسان کو بھی سر جھکانے پر مجبور کرتا ہے۔ بادشاہ ہو کے ہاتھوں میں کاسہ گدائی پکڑا دینا اس کے آگے کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ لا انتہا طاقت والا یہ بھو عالیشان عمارتوں کو ایک گشن بھر میں کھنڈر کی صورت میں بدل سکتا ہے آنکھ جھپکنے کی فرصت نہیں ملتی کہ شہر ویرانہ نظر آتا ہے۔ جاپان میں تین بڑے شہر مشہور ہیں ٹوکیو۔ اوساکا اور کیوٹو۔ دار الخلافہ ٹوکیو کے بعد سب سے بڑا جاپانی شہر اوساکا ہے۔ اس میں بے شمار خوبصورت اور عالیشان بدھ ہول کے مندر تھے۔ اور تمام جاپان مندروں سے بڑا مندر بدھ ہول کلاس شہر میں تھا۔ اور اس مندر کی زیارت کے لئے تمام ملک سے یاتری اسی جگہ کھچے چلے آتے تھے شہر کی خوبصورتی بڑا کی خوبصورتی تھی۔ لیکن آہ ۱۵ جولائی کی تاریخ کی تار ایک ہولناک منظر پیش نظر کرتی ہے۔ یہ شہر چار میل مربع کی وسعت میں واقعہ تھا۔ اس میں ۱۵ ہزار مکان واقعہ تھے جو سب اگنی دیوتا کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کے بھینٹ ہوئے۔ ہزاروں انسانی جسم جل کر خاک ہو گئے۔ اور کروڑوں کا مالی نقصان ہوا۔ ٹھیک اُسی وقت ملک منچوریا کے مقام شر گھوں کے باشندے اندر دیوتا کے بادلوں کے نشانے بن رہے تھے۔ زبردست طوفان تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد آتا تھا اور اُن کے مکانوں کو گر جانے پر مجبور کرتا تھا۔ یہ ایک عجیب اتفاق تھا کہ جس دیوتا کے لئے اوساکا والے وہاں تنگ رہے تھے۔ وہی دیوتا منچوریا میں بھونچال تباہی برپا کر رہا تھا لیکن یہ امر اور بھی حیرانی دلانیوالا ہے کہ بالکل اُسی وقت جاپان اور منچوریا کے پاؤں میں پاتال وش کے درمیانی حصہ میں بھو کمپ دیوتا نے غضب کی آفت ڈھا رکھی تھی میکسیکو کے تین مقامات چلپان۔ سنگو و چلاپا۔ اور اکاپلکو کے نصف حصہ کو زمین کیساتھ ہموار کر دیا نیز اور دو مقامات بھی زلزلہ کے زبردست جھٹکے نے ہزاروں مکانات کو تباہ کر دیا اور خاص شہر میکسیکو میں بھی بہت کچھ تباہی کی جہاں اوساکا میں مہاوید کا مشہور اور پوتر مندر آگ کی بھینٹ ہو گیا وہاں شہر میکسیکو کا عظیم الشان اور لاثانی گرجا بھی جسکی چوٹی آسمان کے اندر گھسی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ آنکھ بھر کنے کی دیر تھی کہ سجدہ کرتا ہوا نظر آنے لگا شہروں اور قصبوں کے ستم رسیدہ اور غریب آزردہ لوگ اب باہر خیموں میں ڈیرا لگائے بیٹھے ہیں۔ تینوں مقامات پر تباہی ہوئی اور تینوں ہی جگہ مختلف عنصروں نے اپنی طاقت کا اظہار کیا۔ یہ زمانہ کی بے انتہا طاقت ہے کون ہے جو انکار کر سکے۔ وہ سرو شکتیمان ایک جنہیو ہو سب سے وہ قوت کو دیکھ کر عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ اور ہمیشہ اُس کی ذات سے خوف کھاتے ہوئے اس کے فرمانبردار رہنا چاہئے۔ کہ فلکہ پاپی جیو اور منحرف و باغی ناشناس ان واقعات سے سبق حاصل کریں اور اپنے گذشتہ اعمالوں پر پچھتاپ کرتے ہوئے آئندہ اپنی زندگیوں کو اچھا بنانے کے لئے کوشش کریں تاکہ یہ ناگہانی آفتیں ٹل جاویں۔ آریہ گزٹ۔



گلدستہ اخبار

۳۱ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء تک ریلوے کی آمدنی بہ نسبت سال گذشتہ کے ۷۰ لاکھ زیادہ ہوئی۔

چیف جسٹس گوالیار نے مقدمہ سیڈیشن کے ۲۴ ملزموں میں سے ۴ ملزموں کو ۷۔ ۷ سال ایک کو ۴ سال ایک کو تین سال دس کو دو۔ دو سال ۱۱ کو ایک ایک سال قید کی سزا دی۔ ۶ کو تین تین ماہ قید اور چار رہا کئے گئے

کابل سے خبر آئی ہے کہ امیر صاحب مرض نقرس میں پھر مبتلا ہوگئے۔

کلکتہ میں شنبہ کے روز ایک دیوانہ کتے نے ۱۵ آدمیوں کو کاٹا جو سرکاری خرچ پر پاسٹیور انسٹیٹیوٹ کو بھیجے گئے ہیں۔

کلکتہ اور بمبئی کے مابین بے تار خبر رسانی کا سلسلہ قایم ہونے والا ہے۔

لاہور میں ایک عورت سو سال سے زائد عمر کی ہے اس کے اعضا بدستور قوی ہیں۔ بلکہ چرخہ کات کر روز مینہ کام کرتی ہے۔ بینائی میں بھی ہیں چنداں فرق نہیں آیا بخوبی چلتی پھرتی ہے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کو اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

کہتے ہیں کہ زار روس جب انگلستان سے واپس جا رہے تھے۔ تو جرمنی میں شاہنشاہ جرمنی نے ان سے ملاقات کی۔

ملک ہندوستان میں اسکول جانے والے لڑکے ایک کروڑ اسی لاکھ میں پر صرف ۱ تعلیم پاتے ہیں۔

فرخ آباد کے بابو رام سروپ صاحب نے اپنی ملکیت کا ایک گانوں خدا گنج نامے صوبجات متحدہ کی آریہ پرتی ندھی سبھا کو وقف کر دیا۔ اس کی مالیت ۲۵ ہزار روپیہ کی بتلائی جاتی ہے۔ اور کہتے ہیں کہ اس گانوں کی تمام آمدنی کل رفاہ عام سماجی کاموں پر صرف کی جایا کریگی۔

پیرس (فرانس) میں ایک بڑے مشہور کروڑ پتی امیر حال میں فوت ہوئے ہیں۔ جن کا نام ایم کاشہار تھا۔ جن کا کفن (تابوت) دس ہزار فرانک کی لاگت سے تیار کیا گیا ہے۔ اور جنکی پوشش ۵ لاکھ فرنیک کے جواہرات کیساتھ دفن کی گئی ہے

تصحیح

کسی وجہ سے گزشتہ نمبر کے اخبار میں کئی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ لہذا اس کی تصحیح شایع کی جاتی ہے۔

صفحہ ۳ کالم ۲ سطر ۳۔ غلط تعمیل۔ صحیح تعلیم۔

صفحہ ۴ کالم اول سطر ۲۲۔ غلطی سے نوٹ بنایا گیا حالانکہ اس کی عبارت مضمون کیساتھ درج کرنی تھی۔

صفحہ ۴ کالم ۲ سطر ۵ غلط نقطۃ الانشارات۔ صحیح تکفتہ الانشارت۔ اسسٹنٹ ایڈیٹر

لوکل

میاں اُودے چند صاحب نائب تحصیلدار کے دل سے ابھی لڑکے کا غم دور نہیں ہونے پایا تھا۔ کہ یکایک ان کی بیوی بھی کوچ کر گئی۔ میاں صاحب کو سخت رنج ہوا۔ تمام شہر و دیگر دساور رعایا کی ہمدردی اُن کیساتھ ہے۔ میاں صاحب ۹ ایام کی رخصت پر گھر تشریف لیگئے ہیں۔

لالہ رادھا کشن صاحب ایم۔ اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ اول جو جناب بھیٹے صاحب بہادر کی جگہ بطور عارضی تشریف لائے تھے۔ ۴ ستمبر کو چارج دیکر ڈھائی ماہ کی رخصت پر اپنے وطن مالوف کو تشریف لے جاتے ہیں۔ لالہ صاحب موصوف بڑے فاضل اور ہر دلعزیز حاکم ہیں۔

شہزادہ والا گوہر صاحب بہادر سب جج میانوالی کو تبدیل ہوگئے ہیں۔ انکی جگہ سیفٹ صاحب بہادر تشریف لائینگے بڑی خوشی کی بات ہے کہ تقویانہ میں فوجداری کورٹ جلد کھلنے والی ہے۔ جناب ایس صاحب بہادر فیروزپور سے تشریف لاکر اس عدالت کو مزین فرماوینگے۔

گذشتہ ہفتہ محلہ آرائن میں ایک برہمن کی گائے نے اکٹھے ۳ بچے دیئے ماسٹر رادھا کشن اخفر

ضرورت

ایک تجربہ کار عورت کی جو دائی اور کمپونڈری کا کام جانتی ہو۔ دیہاتی ڈسپنسری کے لئے ضرورت ہے۔ اردو کی لیاقت ضرور ہونی چاہیئے۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے۔ این۔ آئی۔ ایس۔ ایم۔ سی ڈبلیو کے سند یافتہ کو ترجیح دیجائے گی۔ درخواستیں بپتہ ذیل بھیجی جانی چاہئیں۔

مس ڈی۔ بیچرڈسن ایم۔ ڈی۔ وسلیین مشن ہسپتال مدک حیدرآباد دکن۔

ضرورت

ایک ایف۔ اے پاس یا جو نیر انگلو ورنیکلر استاد کی پکاچ مشن اسکول جموں کے لئے ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی۔ عرضی کنندہ حساب میں خاص ملکہ رکھتا ہو تمام عرائض معہ نقول اسناد جو واپس نہ کیجاوینگی۔ ہیڈماسٹر سکول ہذا کے نام جس قدر جلد ہو سکے جلد آنی چاہئیں۔ المشتہر ایم۔ این ہیوز ہیڈ ماسٹر مشن اسکول جموں

اشتہار

ناظرین مندرجہ ذیل نسخہ خرید کر فایدہ اٹھائیں بالوں میں لگانیکا خوشبودار تیل۔ قیمت فی شیشی خرد ۸ کلاں ۱۰ اسفری چار۔ یہ چار آنہ کی مقدار میں گرم پانی میں ڈالنے سے عمدہ ذائقہ دار چائے تیار ہو جاتی ہے نہ اس میں دودھ کی ضرورت نہ چائے جینی کی سب کچھ اس میں تیار رہتا ہے گیارہ آنے پونڈ مصالحہ گیسوفی ایڈیٹر



لاکھ روپیہ کی جان کے واسطے

۵۴ ہزار خرچ نبات ہی کیا ہے۔ دیکھو گری کا ایام آیا اور ساتھ ہی جگہ جگہ سے ہیضہ ہوتا بھی ناممکن ہے پہلے وقت ہی کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور گھر میں ڈال رکھتے ہو ڈاکٹر ایس کے برمن کا تیار کردہ اصل عرق کافور ۲۰ برس سے تمام ہندوستان میں لاکھوں بار کارآزمایا ہوا ہیضہ کا اکسیر علاج ہے سنہ ۱۸۹۶ء میں جب احاطہ بمبئی میں قحط اور ہیضہ پھیلا تب اسی عرق کافور سے ہزاروں اشخاص کی جان بچی تھی اور تین مہینے میں ایک لاکھ شیشیاں فروخت ہوئی تھیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سارٹیفکٹ اس کے موجود ہیں منگا دل بھر لیجئے جعلی عرق سے ہوشیار قیمت فی شیشی ۸ر ڈاک محصول ایک سے دو شیشی تک ۵ر امتحاناً بلا قیمت دیا جاتا ہے ضرور آزمائیے اگر آپ بلا قیمت اس کے نمونہ کو آزمانا چاہتے ہیں تو محصول ڈاک کے واسطے دو پیسہ ٹکٹ بند لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں اس اخبار و رسالہ کا نام و پتہ صاف طور پر لکھ دیجئے پتہ تمام و کمال نہ ضائع کیجئے گا۔ المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

پرسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۲ برس میں اس فنڈ نے ۴۰ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک ہندی مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔

رپورٹ نئے پراسپکٹس (اردو انگریزی) میں مینیجنگ ڈائرکٹر پادری ڈبلیو۔ جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

سنڈے اسکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے اسکول ۱۲ مع محصول ۲؎ سو محصول چہ قیمت ۸ کاپی سبق سنڈے سکول عہ ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے متعلق مسٹر بی وائی مینیجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہیے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے۔ نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام خط و کتابت بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ہونی چاہیے۔

انڈین سٹینڈرڈ

پرسبٹیرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ۔

ایڈیٹر پادری ڈبلیو۔ سی۔ اے۔ بہادر راجپوتانہ

سٹینڈرڈ بنیاد پر تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کی جاتی ہے ہر ایک مشنری کو اس کا خریدار ہونا چاہیے۔

ہر مہینہ اجمیر میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شائع ہوتا ہے قیمت دو روپے سالانہ معہ محصول ڈاک

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک	۱ر
ہندوستان پنجاب معہ	۲ر
غیر ملک سے	۳ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸ر	۱۲ر	ے
چوتھائی کالم	۱۲ر	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	سعہ
پورا کالم	عہ	سعہ	صہ
پورا صفحہ	صہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر بعد کے لئے ۱ر فی سطر ایک پرچہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگاروں اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

پرفضا محل وقوع

مستند استاد

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک و فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرو کول دکبرم و میز و دیگر سامان مثل الماری۔ میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا للعہ سے ماعہ تک کرکول لعہ

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

ممیرے کا سرمہ

[illegible]

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معززانگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامورڈاکٹروں والیان
ریاست اورولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ
اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہوکہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہو ضعف بصارت
تاریکی چشم جالا پڑبال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش
وغیرہ معززڈاکٹر اورحکیم بجائے اورادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اس سرمہ کا
استعمال کرتے ہیں چندروز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہو اورعینک کی
کبھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے
قیمت اسلئے کم رکھی ہو کہ ہر خاص وعام اس سے فایدہ اُٹھا سکیں قیمت فی تولہ
جو سال بھر کیلئے کافی ہو مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ سے
خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری تولہ عہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کیوقت
حوالہ اخبار ضرور دیں نقلی جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے

[illegible]

المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مہتمم نورافشاں کیواسطے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام [illegible] چھپا اور شائع ہوا

